روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 14 مئی 2013ء - 2 رجب 1434 ہجری 14 ہجرت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 108

اک حضرتِ توّاب

ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

(درثمین)

سچے احمدی کی یہ نشانی ہے کہ بیعت کے بعد محبت الٰہی میں بڑھے اور سلسلے کی سچائی کو اپنی پاک باطنی اور نیک چلنی سے ثابت کرے

دنیا کو سچے خدا سے روشناس کروانے کیلئے بہت زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے

تقویٰ پر قدم مارو، اصلاح نفس کرو، اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں کے جائزے لو اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو پورا کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مئی 2013ء بمقام بیت الحمید چینو لاس اینجلس امریکہ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 مئی 2013ء کو بیت الحمید چینو لاس اینجلس امریکہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہر آن ہمیں من حیث الجماعت یہ تسلی دلاتی رہتی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ دین حق کی خوبصورت تعلیم کو تمام دنیا تک پہنچانا خدا تعالیٰ نے آج حضرت مسیح موعود کے ذریعہ مقدر فرمایا ہے اور ہماری ذمہ داریاں وہی ہیں جو قرآن نے ہمیں بتائی ہیں کہ تقویٰ پر قدم مارو، اپنے نفسوں کے جائزے لو اور اصلاح کرو، اس مشن کو جو حضرت مسیح موعود کے سپرد کیا گیا پورا کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنے اور دنیا کو شرک سے پاک کرنے کے لئے آئے تھے۔ فرمایا کہ آپ کے اس مشن کو قائم رکھنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے ان میں دعوت الی اللہ کرنا، اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا اور دعاؤں کے ذریعے سے خدا تعالیٰ سے مدد چاہنا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے جس کے لئے حضرت مسیح موعود کو بھیجا گیا تھا۔ فرمایا کہ کامیاب دعوت الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے اعمال کی طرف نگاہ رکھے، نیک اعمال بجالائے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق کرے کیونکہ دعوت الی اللہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اپنے اعمال پر نظر رکھتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق نہ ڈھالا جائے اور جب تک خدا تعالیٰ کی رضا کو نہ مدنظر رکھا جائے۔ جب ایک احمدی اپنے اجلاسوں اور اجتماعوں میں یہ عہد کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو پھر اس کا مکمل پاس کرنا بھی ضروری ہے تبھی ہمارے نمونے دیکھتے ہوئے دنیا ہماری طرف متوجہ ہوگی۔ پس دنیا کو سچے خدا کو روشناس کروانے کے لئے بہت زیادہ دعوت الی اللہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ امریکہ کو دعوت الی اللہ کے حوالے سے اہم ہدایات دیں۔ حضور انور نے امریکہ میں اسائیلم سیکرز احمدیوں کو بھی دعوت الی اللہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اس سلسلہ کے قیام کی ایک غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ تا اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھانے کے لئے ہمیں قرآن کریم کو باقاعدہ پڑھنا چاہئے اور اس پر غور وتدبر کرنا چاہئے۔ پھر یہ کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بغور کرنا چاہئے پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود کی سچائی اور تائید ونصرت میں نشانات کا ظاہر فرمانا بھی ہمارے ایمانوں کے بڑھنے کا موجب ہے۔ ایک سچے احمدی کی یہ نشانی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کے بعد اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے۔ یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے اعمال صالحہ بجالا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ صرف اعتقادی بات ہرگز کام نہ آوے گی جب تک تمہارا قول وفعل ایک نہ ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ نرا بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ کمال حاصل کرنے کیلئے مجاہدہ اور دعا سے کام لیتے ہوئے بدیوں سے بچیں اور نیکیاں بجالائیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نرمی سے کام لو اور اس سلسلے کی سچائی کو اپنی پاک باطنی اور نیک چلنی سے ثابت کرو۔ حضور انور نے فرمایا کہ سلسلے کی سچائی اس وقت ثابت ہوگی جب ہمارے اندر و باہر ایک ہو جائیں گے۔ ہمارا قول وفعل ایک ہوگا اور ہم نئے آنے والوں کو دین حق کی خوبصورت تعلیم بتا کر اپنے ساتھ شامل کریں گے۔ پھر فرماتے ہیں کہ یہ تو سچ ہے کہ خدا تعالیٰ میرے متبعین کو میرے مخالفوں پر غلبہ دے گا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں سے ہر شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہوسکتا جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا، ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقش قدم پر چلے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔ اس سے مجھے تسلی ملتی ہے اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود کو ایسے کامل پیروی کرنے والے مخلصین عطا فرماتا رہا ہے اور عطا فرما رہا ہے۔ لیکن ہم لوگوں کو بھی فکر ضرور کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک وہ معیار حاصل کرنے والا ہو جو حضرت مسیح موعود چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ معیار حاصل کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے تا کہ احمدیت کے غلبے کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔

جلسہ سالانہ مغربی کینیڈا سے

حضور انور کا اختتامی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امریکہ وکینیڈا کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ مورخہ 19 مئی 2013ء کو جلسہ سالانہ مغربی کینیڈا سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب ارشاد فرمائیں گے۔ جو پاکستانی وقت کے مطابق رات 10:30 بجے ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب اس سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

اسی طرح مورخہ 18 مئی کو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وینکوور کینیڈا میں ورود مسعود اور استقبال کی کارروائی پاکستانی وقت کے مطابق رات 10:30 بجے براہ راست دکھائی جائے گی۔

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

عالمی جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایم ٹی اے کے ذریعہ برپا ہونے والے عالمی جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”کہیں دن کے وقت کہیں رات کے وقت کہیں شام کے جھٹپٹے کے وقت کہیں شفق کے ساتھ غرضیکہ یہ آواز اس عالمی شکل میں اس صورت کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود کے نمائندے کی ہے۔ کل عالم میں پھیلتی جا رہی ہے۔ چوبیس گھنٹے کے لمحات آج ان چند لمحات میں سکڑ کر اکٹھے ہوئے ہیں۔ یہ طلسماتی لمحات زیادہ حسین حقیقت کے لمحات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آسمان پر منصوبے بنائے آج وہ زمین پر حقیقت بن کر ہمارے سامنے اتر رہے ہیں۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 جنوری 1993ء)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خطبہ جمعہ

ویلنسیا (Valencia) سپین میں جماعت احمدیہ کی نوتعمیر کردہ ''بیت الرحمٰن'' کا مبارک افتتاح

بیت بشارت (پیدروآباد) کے بعد سپین میں یہ جماعت احمدیہ کی دوسری بیت الذکر ہے

یہ بیت جہاں ہمیں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے، وہاں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلا رہی ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں

اس بیت کی تعمیر کی وجہ سے جو دنیا کی دینِ حق کی طرف توجہ پیدا ہوگی، دعوت الی اللہ کے جو راستے کھلیں گے، اُن کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے توحید کا قیام اور ملک کے باشندوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہمارا اوّلین فرض ہوگا

بیت کی خوبصورتی، بیت کی وسعت، یہ ہمارے اُس وقت کام آسکتی ہیں جب ہم اس کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ اور حق ادا کرنے کے لئے جہاں ہم بیت کو آباد کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں

اگر اس بیت کی عظمت کو ہم نے قائم رکھنا ہے اور یقیناً قائم رکھنا ہے، تو پھر اس کی روح کو قائم رکھنے کی کوشش کریں اور یہ کوشش ہمیں ایک محنت سے کرنی ہوگی

یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ عبادت کی روح کو سمجھ کر ہی ہم توحید کے پیغام کو پھیلا سکتے ہیں اور اپنی نسلوں میں اس پیغام کو راسخ کر سکتے ہیں اور اس کے لئے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے، نسلوں کے لئے بہت تڑپ کر دعا کرنے کی ضرورت ہے

اس بیت کو یہاں کے رہنے والوں نے خود بھی آباد رکھنا ہے اور اپنے بچوں کے ذریعہ سے بھی آباد کروانا ہے، اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے آباد کروانا ہے۔ صرف بیت میں آنا مقصد نہیں ہے بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ تمام برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضل جو بیوت کے ساتھ وابستہ ہیں، اُنہیں ہم حاصل کرنے والے ہوں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 مارچ 2013ء بمطابق 29 امان 1392 ہش بمقام بیت الرحمٰن ویلنسیا۔ سپین

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیات 128 اور 129 کی تلاوت کی اور فرمایا:

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے: اور جب ابراہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی، یہ دعا کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تُو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الحمدللہ! آج ہمیں سپین میں دوسری احمدیہ (بیت الذکر) بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ (-) کو یہ دوسری (بیت) بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ تقریباً سات سال پہلے میں نے (بیت) بشارت پیدروآباد میں مزید (بیوت) بنانے کی اہمیت پر زور دیا تھا اور اُس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ویلنسیا (Valencia) میں (بیت) کی تعمیر کی جائے اور احمدی تو شاید اس علاقے میں 130 کے قریب ہیں اور دوسری بعض جگہوں پر اس سے زیادہ ہوں گے۔ بہرحال (بیت) بشارت کے بعد یہ (بیت) تعمیر کرنے کے لئے سوچا گیا۔ احمدیوں کی تعداد سے زیادہ یہاں اس علاقے میں (بیت) بنانا میرے پیشِ نظر اس لئے تھا کہ اس علاقے کی اہمیت تاریخی لحاظ سے تھی۔ گو کہ تقریباً تیس سال سے زائد عرصہ کے بعد جماعت احمدیہ کو یہ (بیت) بنانے کی توفیق ملی ہے اور اس عرصہ میں (-) کی اس ملک میں آمد بھی بہت زیادہ شروع ہو گئی اور انہوں نے (بیوت) بھی بنائیں، لیکن بہرحال (بیت) بشارت کی وجہ سے ایک راستہ کھلا۔ سات سو سال بعد پہلی (بیت) بنانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ہی کو عطا فرمائی تھی۔ یہاں کی اہمیت بیان کرنے سے پہلے یہ بھی بتا دوں کہ مسلمانوں کی تعداد اس وقت یہاں ایک ملین کے قریب ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ 2030ء تک یعنی اگلے بیس سال میں اس میں اسّی یا پچاسی فیصد اضافہ ہو کر یہ تعداد دو ملین کے قریب ہو جائے گی۔ آج سے تیس سال پہلے چند ہزار تھے، جو اب ایک ملین ہیں اور اب دو ملین ہو جائیں گے اور ان میں زیادہ تر تعداد باہر سے آنے والوں کی ہے جو نارتھ افریقہ سے آئے ہیں یعنی مراکو، الجزائر وغیرہ سے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو پرانے مسلمان

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

قبائل کے تھے اور جنہوں نے اپنے اسلام کو کافی لمبے عرصے تک بچا کے رکھا۔ گو آج سے تقریباً سات سو سال پہلے یہ زبردستی مسلمانوں سے عیسائی بنائے گئے تھے یا اُن کے بچے عیسائی بنائے گئے تھے۔ اُن قبیلوں اور خاندانوں میں سے بھی ہزاروں کی تعداد میں دوبارہ مسلمان ہوئے ہیں۔

پس سپین میں گو (دین حق) دوبارہ نظر آتا ہے اور اللہ کے فضل سے کافی تعداد میں (-) نظر آتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا، اس کی ابتدا جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ لیکن حقیقی (دین) اُس وقت نظر آئے گا جب مسیح (موعود) کے غلام اپنی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی طرف توجہ کریں گے اور (دین حق) کے خوبصورت پیغام کو یہاں کے ہر فرد تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ شاید میری بات سن کر بعض لوگ آپ میں سے جو مایوس سوچیں رکھنے والے ہیں، کہیں گے کہ یہاں احمدی بہت تھوڑی تعداد میں ہیں، ہم کس طرح ہر ایک کو اور ہر جگہ یہ پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک عزم اور ہمت سے کوشش ہو تو جس تعداد میں ہیں وہی ایک اچھے حصہ تک پیغامِ احمدیت اور حقیقی (دین) پہنچا سکتی ہے۔ باوجود بار بار کہنے کے اس کے لئے پلاننگ نہیں ہوئی اور پھر کوشش نہیں ہوئی، اور اسی وجہ سے جو مقصد ہم حاصل کر سکتے تھے وہ حاصل نہیں کر سکے۔ جو پلاننگ مرکز نے دی، یا میں نے دی یا مجھ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دی، اُس پر عمل نہیں ہوا۔ (بیت) بشارت ایسی جگہ واقع ہے جہاں سے یہ قرطبہ اور اگلے علاقوں میں جانے والوں کو نمایاں نظر آتی ہے، عین موٹروے پر واقع ہے اور اگر تعارف کا کوئی ذریعہ نکالا جاتا تو بہت سے لوگوں تک یہ تعارف پہنچتا۔ اچھا کام کرنے والی بعض جماعتوں نے کم تعداد میں ہونے کے باوجود غیر معمولی طور پر جماعت احمدیہ کے تعارف کا کام کیا ہے اور لیف لیٹنگ کے ذریعہ سے (دین حق) اور جماعت کا تعارف بہت وسیع تعداد میں لوگوں تک پہنچایا ہے۔ پیدروآباد کی (بیت) بیشک غیر لوگ دیکھنے آتے ہیں۔ بعض رپورٹوں میں ذکر ہوتا ہے کہ بعض وفود بھی آتے ہیں، لیکن اگر ایک جذبہ اور شوق سے کام ہوتا تو (بیت) کی وجہ سے کہیں زیادہ اُس علاقے میں حقیقی (دین) کا تعارف ہو سکتا تھا۔ اگر دوسرے (-) فرقے جن کا باقاعدہ نظام بھی نہیں ہے سپین کے پرانے مسلمان خاندانوں کو جو عیسائیت میں زبردستی دھکیل دیئے گئے تھے، اُن کی نسلوں میں سے تقریباً بیس ہزار کی تعداد میں دوبارہ (دین حق) میں لا سکتے ہیں تو ہماری (دعوت) سے جو حقیقی (دین) ہے، کیوں بڑی تعداد میں (دین حق) کی آغوش میں یہ نہیں آ سکتے۔ ہم نے (دین حق) کے دوبارہ سپین میں اجراء کا راستہ تو کھول دیا لیکن اُس راستے کو ایک عزم اور ایک جذبے کے ساتھ استعمال نہیں کیا۔ اور دوسروں نے اُس سے فائدہ اُٹھالیا۔

پس اب بھی وقت ہے۔ سپین میں رہنے والے احمدی اور عہدیداران، ہر سطح کے عہدیداران، ہر تنظیم کے عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خود اپنے ٹارگٹ مقرر کر کے پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو خوبصورت اور حقیقی (دین) ہم پیش کرتے ہیں وہ تو آج دنیا کی توجہ کا باعث ہے۔ ہم نے یہ پرانے قبیلے جن کو زبردستی اسلام سے عیسائی بنایا گیا تھا اُنہیں بتانا ہے کہ اپنے باپ دادا پر ظلم کا بدلہ لینے کا وقت اب ہے۔ لیکن یہ بدلہ زبردستی اور ظلم سے نہیں لینا۔ (دین حق) کی تعلیم تو لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی تعلیم ہے۔ اس میں کوئی جبر نہیں ہے، کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یہ جبر جو تم لوگوں سے ہوا، یہ تو جن لوگوں نے کیا شاید اُن کی تعلیم ہو، (دین حق) کی تعلیم نہیں ہے۔ نہ ہی (دین حق) یہ کہتا ہے کہ کسی قوم سے ظلم کے بدلے لو۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف کرنے سے نہ روکے۔ بلکہ فرمایا (-) (المائدہ:9)۔ مطلب تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہی تمہیں خدا تعالیٰ کا قرب دلائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ اور یہاں تو دشمنی کا سوال نہیں۔ یہاں تو ہم قوم ہیں اس لئے ہم قوموں تک یہ پیغام محبت اور پیار کا پہنچانا ہے۔ پس ہم نے ان کو بتانا ہے کہ پہلے خود (دین حق) کی خوبصورت تعلیم اختیار کرو اور پھر بدلے اس طرح لو کہ اس خوبصورت تعلیم سے یہاں کے ہر شخص کا دل جیتو۔ اور جن دلوں سے زبردستی یا لالچ یا خوف سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ (-) کی محبت نکال دی گئی تھی اور زبردستی خدا تعالیٰ کا شریک بننے کی تعلیم دی گئی تھی، اُن کے دلوں میں خدائے واحد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرو۔ اُس خدا کی محبت جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور اُس رسول کی محبت جو رحمت للعالمین تھا۔

پس یہ ذمہ داری ہے کہ جہاں ہم عام (دعوت الی اللہ) کریں اور (دین حق) کا پیغام پہنچائیں، وہاں ایسے قبائل کا بھی کھوج لگائیں اور پھر اُن میں اُن کے اصل دین کی محبت نئے سرے سے پیدا کر کے اُن کو کامیاب (داعی الی اللہ) بنا دیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ویلنسیا کی تاریخی اہمیت کی وجہ سے میں نے یہاں (بیت) بنانے کو ترجیح دی تھی۔ اس لئے کہ جب سپین میں ظالم بادشاہ اور ملکہ نے زبردستی مسلمانوں کو عیسائی بنانا شروع کیا تھا، ویلنسیا اُس زمانے میں بھی وہ علاقہ تھا جہاں باوجود مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کے عربی بولی جاتی تھی، اسلامی رسم و رواج کو قائم رکھا ہوا تھا۔ عملاً مسلمان اپنی عبادات ہی بجالاتے تھے اور جو بھی اسلامی تعلیم ہے اُس کو قائم رکھے ہوئے تھے۔ جبکہ دوسرے علاقوں میں مسلمان گروپ کی صورت میں تو رہتے تھے لیکن کسی بھی قسم کا ایسا اظہار نہیں کرتے تھے جس سے اسلام کھل کر اُن سے ظاہر ہوتا ہو۔ اسی وجہ سے جب سترھویں صدی کے شروع میں اُس وقت کے بادشاہ نے مسلمانوں کو یا اُن لوگوں کو جن کے خاندان پہلے مسلمان تھے، سپین سے نکالنے کی مہم پھر سے شروع کی تو سب سے پہلے منصوبے کا آغاز ویلنسیا سے کیا۔ کیونکہ یہاں جیسا کہ میں نے کہا مسلمان اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اُس پر عمل کر رہے تھے۔ یا جس حد تک عمل کر سکتے تھے، کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ گو کہ اُس وقت یہاں مسلمانوں کی حالت معاشی لحاظ سے کافی کمزور تھی اور اُن کو آہستہ آہستہ بڑے شہروں سے نکال کر شہروں کے ارد گرد کے علاقوں میں بسا دیا گیا تھا۔ معمولی جائیدادیں اُن کے پاس تھیں، غربت تھی، لیکن پھر بھی ان کا اسلام سے تعلق تھا۔ بہرحال مختلف قسم کی فوجیں یہاں آتی رہیں، اٹلی کی فوجیں بھی آئیں، انہوں نے ظلموں کا نشانہ انہیں بنایا لیکن فیصلہ کے مطابق ان ظلموں کے بعد بالغوں کو ملک بدر کر دیا گیا اور اُن کے بچوں کو عیسائیوں کے سپرد کر دیا گیا جنہوں نے ان بچوں کو اپنے گھروں میں پروان چڑھایا لیکن اپنے بچوں کی طرح نہیں بلکہ نوکروں اور غلاموں کی طرح۔ پس وہ بچے جو اسلام سے چھینے گئے تھے، وہ بچے جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے اور مسلمان تھے، اُنہیں اُن کی اور اُن کے ماں باپ کی مرضی کے بغیر خدائے واحد کی عبادت سے روکا گیا اور اس کے بجائے تثلیث کو ماننے پر مجبور کیا گیا۔ آج ہمارا کام ہے کہ اُن بچوں کی نسلوں کو دوبارہ خدائے واحد کی عبادت کرنے والا بنائیں اور صرف اُنہیں نہیں بلکہ یہاں رہنے والے ہر شخص کو جس سے ہمیں انسانیت سے محبت کی وجہ سے محبت ہے۔ ہر شہری جو یہاں رہتا ہے، اُس سے ہمیں محبت ہے اس لئے کہ ہم انسانیت سے محبت کرنے والے ہیں اور انسانیت کی محبت کی وجہ سے ہم اُن کے لئے وہی پسند کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اس وجہ سے خدائے واحد کی عبادت کرنے والا بنا کر اُن کی دنیا اور عاقبت سنوارنے والے بنائیں اور اس علاقے میں خاص طور پر اس کی کوشش کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا یہاں صوبے میں سب سے زیادہ لمبے عرصہ تک اسلام کو محفوظ اور قائم رکھنے کی کوشش کی گئی۔ یہاں سے مسلمانوں کے اخراج کی سات صدیاں نہیں منائی جاتیں بلکہ یہی مانا جاتا ہے کہ سب سے آخر میں چار صدیاں پہلے یہاں سے مسلمانوں کو نکالا گیا تھا۔ یا مسلمانوں کی نسل ختم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں صدیوں مسلمانوں کی حکومت قائم رہنے کے بعد اُس کا زوال مسلمانوں کی اپنی لالچوں اور سازشوں کی وجہ سے ہوا۔ جو بھی نام کی خلافت تھی، اُس سے بھی وفا نہیں کی گئی۔ نہ خلیفہ یا بادشاہ نے اپنی ذمہ داری کا حق ادا کیا، نہ ہی اُس کے خواص اور امراء جو تھے انہوں نے حق ادا کیا اور پھر ہر ایک نے اپنی اپنی ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنالی تھی۔ اور یہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر مختلف بادشاہتیں قائم کرنے کی کوشش کی گئی اور پھر وہی نتیجہ نکلا جو ایسے خود غرضانہ کاموں کا نکلتا ہے۔ لیکن اب مسیح (موعود) .... کے ماننے والوں کا کام ہے کہ اس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ اس علاقے میں، اس ملک میں قائم کریں، بلکہ دنیا کو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ .... کی حقیقت سے روشناس کروایا جائے، اُس کی حقیقت دنیا کو بتائی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس علاقے میں اپنی (بیت) بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جگہ بھی اللہ تعالیٰ

کے فضل سے بڑی با موقع ملی ہے۔ یہ (بیت) بھی موٹروے سے نظر آتی ہے۔ بالکل موٹروے کے اوپر ہے لیکن شہر کی نئی آبادی میں بھی ہے۔ یہ اچھے شرفاء کا علاقہ ہے۔ ہمسائے بھی اچھے اور شریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمسائیگی بھی اچھی عطا فرمائی ہے یہ بھی اُس کا بڑا احسان ہے۔ پس اس موقع سے ہمیں فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ (بیت) بنا کر صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ سپین کے ایک اور شہر میں ہماری خوبصورت (بیت) بن گئی۔ پس اپنی حالتوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی، اپنی عبادتوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔ اپنی ذمہ داریوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے بعد اُس کا حق ادا کرنے کا ایک خوبصورت طریق ہمیں بتا دیا۔ اور ساتھ ہی حق ادا کرنے کیلئے دعاؤں کا طریق اور اُس طرف توجہ بھی دلا دی۔ پس اس پر غور کرنے کی ہمیں ضرورت ہے تا کہ نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ کے گھر کا حق ادا کرنے والے ہم میں سے پیدا ہوتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ خانہ کعبہ کی دیواریں استوار کر رہے تھے تو یہ دعا مانگ رہے تھے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا (-) پس یہ شان ایک حقیقی اللہ والے کی ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہی اللہ تعالیٰ کے قریب اور اللہ والے ہوتے ہیں کہ سالوں سے قربانیاں کر رہے ہیں، باپ بھی قربانی کر رہا ہے، بیٹا بھی قربانی کر رہا ہے، بیوی بھی قربانی کر رہی ہے لیکن یہ نہیں کہہ رہے کہ ہمیں اتنا عرصہ ہو گیا ہے قربانیاں کرتے ہوئے، اب ہم تیرے اس گھر کو بنا رہے ہیں، تیری خاطر بنا رہے ہیں، تیرے کہنے پر بنا رہے ہیں، اس لئے ہمارا حق بنتا ہے کہ ہماری ہر قربانی کو آج قبول کر اور قبول کر کے ہمارے لئے آسانیاں اور آسائشیں پیدا فرما۔ جماعت احمدیہ میں تو اس کا رواج نہیں ہے لیکن دوسرے (-) میں تو یہ رواج ہے کہ ذرا سی قربانی کی اور قربانی کے بعد پھر یہ کوشش ہوتی ہے کہ پھر اعلان کیا جائے۔ ایک روپیہ، دو روپے، چار روپے دے کر پھر (-) میں اعلان ہوتے ہیں اور اگر بڑی قربانی ہو تو بہت زیادہ فخر کیا جاتا ہے۔ لیکن جو نمونہ ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے ان دو نبیوں کے ذریعہ سے پیش فرمایا وہ یہ ہے کہ بیٹا خدا تعالیٰ کی خاطر ذبح ہونے کو تیار ہے، باپ بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی خاطر ذبح کرنے کو تیار ہے۔ اور یہ سب کچھ اُس وقت ہو رہا ہے جب بیٹا چھوٹی عمر کا ہے اور بڑھاپے کی اولاد ہے۔ پھر قربانی کا معیار آگے بڑھتا ہے تو ایک لمبا عرصہ بیوی اور بیٹے کو غیر آباد جگہ میں قربانیاں کرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے جہاں اس بات کا بھی قوی امکان ہے کہ بھوک اور پیاس سے دونوں ماں بیٹا شاید زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اور پھر وہ وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ بیٹے اور بیوی کی قربانی قبول فرماتا ہے۔ اگر اُن کے لئے پہلے سامان نہیں تھے تو پھر اُن کے لئے کھانے پینے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے خانہ کعبہ کی تعمیر بھی شروع ہو جاتی ہے اور تعمیر کرنے والے بھی صرف دو اشخاص ہیں جو یہ عہد کر رہے ہیں کہ اس کی تعمیر کے ساتھ اب واپسی کے ہمارے تمام راستے بند ہیں۔ اب ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کے گھر کو آباد کرنا ہے۔ یہاں ایسی آبادی بنانی ہے جو مومنین کی آبادی ہو، جو نیک لوگوں کی آبادی ہو، جو خدا تعالیٰ کو یاد کرنے والوں کی آبادی ہو، جو اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے والوں کی آبادی ہو۔ ایسی آبادی بنانی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی انتہا کو پہنچنے والی ہو۔

پس یہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کا گھر بنا رہے تھے اور عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا یہ حال ہے کہ یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس قربانی کو، اس کوشش کو قبول فرمالے۔ اپنے خاص رحم سے ہم پر رحم کرتے ہوئے اُسے قبول کرلے کہ یہ قبولیت ہمیں تیرے اور قریب کرنے والی بن جائے۔ پس یہ سبق قربانی کر کے پھر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اُس قربانی کو قبول کرنے کی درخواست اور دعا کا ہے۔ اور یہی اصول ہے جو ہمیں بھی ہر وقت اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ یہ ابراہیمی اور اسماعیلی سوچ اور دعا ہے جو آج ہمیں اس طرف توجہ دلا رہی ہے۔ ....

جس نے دین کو اُس کی اصل دیواروں پر دوبارہ استوار کر کے دکھایا اور ہم گواہ ہیں اور ہم روز نظارے دیکھتے ہیں کہ ایسا استوار کیا کہ اگر اُس پر کوئی صحیح طرح عمل کرنے والا ہو تو اُس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ دین (حق) کی خوبصورتی کو اس طرح چمکا کر پُرعظمت اور پُرشوکت بنا کر دکھایا کہ غیر...... بھی کہنے لگ گئے کہ اگر یہی (دین حق) ہے جو تم پیش کرتے ہو تو ہم (دین) کے خلاف اپنے کہے ہوئے الفاظ واپس لیتے ہیں۔

پس آج اس ابراہیم کے ذریعہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد بھی پورے ہو رہے ہیں اور (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کی روشنی بھی دنیا پر ظاہر ہو رہی ہے۔ اور انہی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں ہماری ہر تعمیر ہونے والی (بیت) گواہ ہے اور ہونی چاہئے اور آج یہی (بیت) جس کا نام بیت الرحمٰن رکھا گیا ہے، اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بننے کا اظہار کر رہی ہے۔

پس یہ (بیت) جہاں ہمیں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے، وہاں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلا رہی ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ اگر ہم اپنے عہدوں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے تو پھر ہی ہم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اے مسیح (موعود) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق! ہم نے جو آپ سے عہدِ بیعت باندھا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور توحید کو دنیا میں پھیلائیں گے تو اس (بیت) کی تعمیر کی وجہ سے جو دنیا کی (دین حق) کی طرف توجہ پیدا ہوگی، (دعوت الی اللہ) کے جو راستے کھلیں گے، اُن کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے توحید کا قیام اور ملک کے باشندوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہمارا اوّلین فرض ہوگا۔

پس اے خدا! اے سمیع اور علیم خدا! ہماری دعائیں سن لے۔ ہمیں اپنے فرائض نبھانے کی توفیق عطا فرما۔ یہ (بیت) جو تیرے گھر کی تتبع میں بنائی گئی ہے، اس کو اُن مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنا جو تیرے گھر بنانے کے مقاصد ہیں۔ تُو علیم ہے، تُو ہماری کمزوریوں اور نااہلیوں کو بھی جانتا ہے۔ پس ہماری دعائیں سنتے ہوئے ہماری نااہلیوں سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے ہمیں (بیت) کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنے والا بنا۔ (بیت) کی خوبصورتی، (بیت) کی وسعت، یہ ہمارے اُس وقت کام آ سکتی ہیں جب ہم اُس کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ اور حق ادا کرنے کے لئے جہاں (بیت) کو آباد کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہم ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ پیار، محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینے والے ہم ہوں تا کہ (دین حق) کی حقیقی تعلیم کے عملی نمونوں کا ہم سے اظہار ہو رہا ہو۔ تا کہ لوگوں کی توجہ ہماری طرف ہو، تا کہ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کو دنیا سمجھنے کی کوشش کرے۔ اے اللہ! تُو سننے والا ہے۔ ہماری یہ دعا بھی سن لے کہ اس (بیت) کی ظاہری خوبصورتی سے زیادہ اس (بیت) کی آبادی کی روح کو خوبصورت کر کے ہمیں دکھا دے۔ اصل میں تو اس (بیت) کی تعمیر کی روح ہے جو اگر حقیقت میں ہم میں پیدا ہو جائے تو اُس مقصد کو ہم حاصل کرنے والے بن جائیں گے جس کے لئے (بیت) تعمیر کی گئی تھی۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا جب یہاں صدیوں مسلمانوں کی حکومت رہی تو بڑی بڑی خوبصورت مسجدیں مسلمانوں نے بنائیں۔ مثلاً قرطبہ کی مسجد ہے، دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے اور دوسری جگہوں پر مسجدیں ہیں۔ جہاں جہاں مسلمانوں کی آبادیاں تھیں، بڑی بڑی مسجدیں تھیں، اشبیلیا میں، غرناطہ وغیرہ میں۔ لیکن جب (دین) کی حقیقی تعلیم کی روح اُن (-) میں آنے والوں میں مفقود ہو گئی تو وہی جگہیں جہاں خدائے واحد کا نام لیا جاتا تھا، یا تو مسمار کر دی گئیں یا شرک کی آماجگاہ بن گئیں۔ قرطبہ کی مسجد دیکھیں، حیرت ہوتی ہے کہ ایسی خوبصورت اور مضبوط عمارت ہے۔ صدیاں گزرنے کے بعد بھی اُس کی خوبصورتی اور مضبوطی میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ لیکن بدقسمتی سے آج وہ گرجے میں تبدیل ہو چکی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل چیز عمارت نہیں، اصل چیز وہ روح ہے جو اس عمارت میں آنے والوں اور رہنے والوں کی ہوتی ہے۔ پس جب (-) میں وہ روح ختم ہوگئی تو (-) غیروں کے قبضے میں چلی گئیں۔

پس اگر اس (بیت) کی عظمت کو ہم نے قائم رکھنا ہے اور یقیناً قائم رکھنا ہے انشاء اللہ، تو پھر اس کی روح کو قائم رکھنے کی کوشش کریں اور یہ کوشش ہمیں ایک محنت سے کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے

حضور یہ دعا کرنی ہوگی کہ اے اللہ! اس (بیت) کو روح قائم کرنے والے ہمیشہ عطا فرماتا رہ تا کہ قیامت تک یہ توحید کا مرکز رہے۔ توحید کے نعرے یہاں سے بلند ہوں۔ خدا کی نظر میں ہماری قربانی قبول ہوتو پھر ہی یہ مقصد حقیقت میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔

پھر دوسری آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان بزرگ انبیاء نے اپنی دعاؤں کو خدا کے گھر کی تعمیر کے ساتھ صرف اپنے تک محدود نہ رکھا، بلکہ اپنی اولاد اور نسلوں تک وسیع کیا۔ پس یہ ہے دعا کا طریق اور یہ ہے ترقی کرنے والی اور نسل در نسل کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جانے کی سوچ اور فکر، اور یہ فکر اور سوچ ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کامیابیاں ہی کامیابیاں ہیں۔ اور پھر یہ دعا ہو کہ ہماری ذریت کو بھی نیکیوں پر قائم رکھ تب اس گھر کی آبادی کا مقصد حاصل ہوگا۔

ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ذریّت کو بھی نیکیوں پر قائم رکھے تا کہ اس گھر کی آبادی کا مقصد ہمیشہ حاصل ہوتا چلا جائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قربانی کی قبولیت تب ہوگی جب حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے لوگ ہماری نسلوں میں سے پیدا ہوتے رہیں گے۔ عبادت کرنے والے ہماری نسلوں میں سے پیدا ہوتے رہیں، اور اس طرح پر عبادت کرنے والے پیدا ہوں جس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جیسا کہ اے اللہ! تو نے عبادت کا حکم دیا ہے اور طریق سکھایا ہے۔ پس ہم یہ دعا کریں جو دعا انبیاء نے کی تھی کہ ہمیں بھی وہ طریق سکھا۔ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ یہ دعا ہمیں بھی کرنے کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ عبادتوں اور قربانیوں کے طریق اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے سمجھ آتے ہیں۔ اس کی روح، اس کو گہرائی میں جا کر سمجھنے کا اِدراک اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہوتا ہے۔ بیشک نماز بھی عبادت کا ایک طریق ہے، (بیت) میں لوگ آتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں لیکن یہی نمازی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کی نمازیں اُن کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور اُن کے لئے ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کو مانگتے ہوئے ایسی نمازیں ہمیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اُس کی نظر میں مقبول ہوں اور پھر صرف نمازیں ہی نہیں ہیں، ہر کام جو خدا تعالیٰ کے حصول کے لئے کیا جائے وہ عبادت بن جاتا ہے، چاہے وہ حقوق العباد ہوں۔ پس اس روح کو سمجھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

پس یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ عبادت کی روح کو سمجھ کر ہی ہم توحید کے پیغام کو پھیلا سکتے ہیں اور اپنی نسلوں میں اس پیغام کو راسخ کر سکتے ہیں اور اُس کے لئے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے، نسلوں کے لئے بہت تڑپ کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم احمدی اپنے اجلاسوں میں یہ عہد کرتے ہیں کہ ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے تو اس عہد کی روح کو اپنی نسلوں میں پھونکنے کی ضرورت ہے تا کہ دین کی اشاعت کے لئے قربانیاں کرنے والے گروہ پیدا ہوتے رہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق قربانیوں کے طریق بھی بدلتے رہیں گے اور اس دعا وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا کا یہ بھی ایک مطلب ہے۔ سپین میں اگرچہ پہلے مسلمان جو داخل ہوئے وہ مدد کے لئے آئے، جہاد بھی کیا اور دادرسی کے لئے آئے تھے اور پھر وہ آگے پھیلتے چلے گئے۔ انہوں نے بیشک تلوار کا جہاد کیا لیکن آج کی قربانیاں (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ سے ہیں۔ اشاعتِ لٹریچر کے لئے مالی قربانیاں کر کے ہیں۔ (بیوت) کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں کر کے ہیں۔ قربانیوں کی نوعیت حالات کے مطابق بدل جاتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو کہ ہمیں قربانیوں کے طریق سکھا، یعنی بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنی رضا کے حصول کے لئے قربانیوں اور عبادتوں کے طریق ہمیں سکھا۔ اس دعا کو قرآنِ کریم میں محفوظ کر کے ہمیں یہ اصولی ہدایت اللہ تعالیٰ نے فرما دی کہ قربانیاں حالات کے مطابق دینی ہیں۔ نیکی اس طرح اور اس قسم کی کرنی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو سمیٹنے والی ہو۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سب سے بڑی نیکی یہ بیان فرمائی کہ تہجد پڑھا کرو۔

(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب التہجد باب فضل قیام اللیل حدیث نمبر1122)

کسی کو پھر فرمایا کہ تمہارے لئے سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ جہاد کیا کرو۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب من قال ان الایمان ھو العمل حدیث نمبر26)

پس جس میں جس نیکی کی کمی ہو، وہی اُس کے لئے ضروری ہے اور وہی اس کے لئے بڑی ہے۔ وہی اُس کے لئے مناسبِ حال عبادت کا طریق ہے اور وہی اُس کے لئے مناسبِ حال قربانی ہے۔

پس اس دعا میں اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرنے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان اپنی کوشش سے نہ ہی عبادتوں کے معیار حاصل کر سکتا ہے، نہ قربانیوں کے معیار حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے دعا عرض ہے کہ تُبْ عَلَيْنَا۔ ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ ہماری نیکیوں کو قبول کر لے اور پھر نیکی سے نیکی پھوٹتی رہے۔ ایک نیکی سے اگلی نیکی کی جاگ چلتی چلی جائے۔ قربانی سے قربانی پھوٹتی رہے۔ تیری عبادت، تیری رضا چاہتے ہوئے حمد کرنے والے ہوں، نہ کہ دکھاوے کے لئے۔ اور یہ عبادت پھر ہماری سوچوں کا محور بن جائے۔

پس ہم خوش قسمت ہوں گے اگر ہم اپنی عبادتوں اور قربانیوں کو اس نہج پر کرنے والے بن جائیں۔ ہمیشہ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں اور زیادتیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعائیں کرنے والے ہوں۔ اپنی نسلوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ اور اُس کی عبادت کی محبت پیدا کرنے والے ہوں۔ اور یہ اُسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہمارے اپنے دلوں میں یہ محبت ہوگی۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ کبر و نخوت کو چھوڑنے والے ہوں۔ نمازوں میں سستیوں کو دور کرنے والے ہوں۔ ہر وہ نماز جو ہمارے لئے ادا کرنی مشکل نظر آتی ہے، اُس کے لئے خاص کوشش کر کے ادا کرنے والے ہوں۔ اگر ہمارے اندر باجماعت نمازیں ادا کرنے میں سستی ہے تو نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے بن جائیں۔ یہ ہمارے لئے قربانیاں ہیں۔ جو ماں باپ کا حق ادا کرنے والے نہیں، وہ اُن کے حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ جو بہنوں بھائیوں اور عزیزوں کے حقوق ادا کرنے والے نہیں، وہ حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔ ہمسائے کو خدا تعالیٰ نے بڑا مقام دیا ہے، ہمسایوں کے حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ یہ کوشش ہر احمدی کی ہونی چاہئے کہ ہمسایوں سے ہر احمدی کا سلوک اُس کو احمدیت اور حقیقی (دین) کا گرویدہ بنانے والا بن جائے۔ غرضیکہ ہم ہر نیکی کو ادا کرنے والے اور اُس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نیکیاں کرنے والے ہوں گے تو تب ہی ہم حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کرنے والے بن سکتے ہیں کہ اے اللہ ہماری توبہ قبول کر اور ہم پر رحم کر۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے رحم کے طلبگار بنتے ہیں تو دوسروں پر بھی ہمیں پھر رحم کی نظر ڈالنی ہوگی۔ یہ نہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ سے رحم مانگتے رہیں اور اپنے دائرے میں رحم کرنے والے نہ ہوں۔

پس (بیت) کے ساتھ اگر ایک مومن حقیقی رنگ میں منسلک ہوتا ہے تو نیکیوں کے نئے سے نئے دروازے اُس پر کھلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے نئے سے نئے اظہار اُس سے ہوتے ہیں۔ پس آج ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عطا کردہ (بیت) ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے اور یہ اظہار ہم سے ہوں۔ اس (بیت) کو یہاں کے رہنے والوں نے خود بھی آباد رکھنا ہے اور اپنے بچوں کے ذریعہ سے بھی آباد کروانا ہے، اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے آباد کروانا ہے۔ انشاء اللہ۔ صرف (بیت) میں آنا مقصد نہیں ہے بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ تمام برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضل جو (بیوت) کے ساتھ وابستہ ہیں، ہم اُنہیں حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنے والا اور ہماری غلطیوں کو معاف کرنے والا ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوھریرۃؓ سے یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے۔ صحابہ نے جب عرض کیا کہ جی، فرمائیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ جی نہ چاہتے ہوئے بھی کامل وضو کرنا، اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ چل کر جانا۔ نیز ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ رباط ہے، رباط ہے، رباط ہے۔ یعنی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے، سرحدوں پر گھوڑے باندھنا ہے۔ یہ جہاد ہے تمہارے لئے۔

(سنن النسائی، کتاب الطھارۃ، باب الامر باسباغ الوضوء)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آج ہمیں اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کی بھی ضرورت ہے اور اس مقصد کو ہم نے حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا جو مقصد ہے، یہ بھی ایک جہاد ہے۔ اس کی طرف بھی ہم نے توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے تو اُس کے فضل کو حاصل کرنے والے ہم بنیں گے۔ اور اس جہاد میں حصہ لینے والے ہوں گے جو نفس کا بھی جہاد ہے اور خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا بھی جہاد ہے۔ آج کل کے معاشرے میں انسان کو سب سے زیادہ ضرورت اس جہاد کی ہے۔ یہی جہاد ہے جو ہمیں معاشرے کی برائیوں سے بچا کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر کرنے والا بنائے گا۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے گا۔ اور یہی جہاد ہے جو ہمیں اور ہماری نسلوں کو دنیا کی غلاظتوں سے پاک اور صاف رکھنے والا بنائے گا۔

پس اس انعام سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کیا ہے، اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اس (بیت) کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے اُس کی عبادت سے سجائیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنیں۔ اللہ کرے کہ یہ (بیت) ان مقاصد کو پورا کرنے والی ہو اور ہم اپنی ذمہ داریاں بھی ادا کرنے والے بنیں، ورنہ (بیت) تو یہاں اس صوبے میں ہمارے سے پہلے مصر اور سعودی عرب کے پیسے سے مسلمانوں نے بنائی ہوئی ہے۔ لیکن اُن میں مسیح (موعود) کو نہ ماننے کی وجہ سے جو کمی ہے وہ کمی صرف اور صرف جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ (بیوت) سے پوری ہو سکتی ہے۔ پس یہ بات ہر احمدی کو مزید توجہ اور فکر دلانے والی ہونی چاہئے کہ آپ کی ذمہ داری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اس (بیت) کا حق ادا کرنے کے لئے آپ کو بہت زیادہ کوشش کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(بیت) کے بارے میں چند کوائف بھی پیش کر دیتا ہوں۔ (بیت) کا مسقف حصہ 1350 مربع فٹ ہے اور اس میں خرچ تقریباً ایک اعشاریہ دو ملین یورو کے قریب ہوا ہے اور جس میں سپین کی جماعت نے تھوڑا سا ہی دیا ہے، شاید وہ بھی نہیں دیا، بہرحال جو وعدے کئے ہیں اُن کو پورا کرنا چاہئے اور پھر جیسا کہ میں نے کہا ہے اگر مالی لحاظ سے کمزوری ہے تو جو وعدے پورے کرنے ہیں وہ تو کریں لیکن اُس کا حق اس طرح بھی ادا کر سکتے ہیں کہ (بیت) کے بعد اب (دعوت الی اللہ) کے میدان میں اتریں۔

یہاں ہالوں کی گنجائش ان کے دیئے ہوئے اعداد و شمار کے مطابق جو ہے، اڑھائی سو (250) ہے، لیکن بہرحال کافی بڑے بھی ہیں۔ دیگر سہولیات بھی یہاں ہیں۔ سات دفاتر ہیں، ایک لائبریری ہے، ایک بک شاپ ہے، کچن بڑا اچھا ہے، سٹور ہے، ٹیکنیکل روم ہے۔ پھر اسی طرح اس ساری عمارت کو ایئر کنڈیشنڈ کیا گیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ وضو وغیرہ کی سہولتیں بھی ہیں۔ پھر یہاں پہلے جب جگہ خریدی گئی تھی تو بنگلہ یا گھر اُس وقت تھا، اُس میں مزید دو کمروں کا، بلکہ تین کمروں کا اضافہ کیا گیا۔

ایک اخبار نے یہ گزشتہ دنوں لکھا ہے کہ صوبہ کی سب سے بڑی عبادتگاہ ایک حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔ اب یہ سب سے بڑی عبادتگاہ جو ہے اصل میں حقیقت کا روپ تو اُس وقت دھارے گی جب ہم میں سے ہر ایک اس کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔ ایک اور بڑی اچھی بات اُس نے لکھی ہے جو حقوق العباد کا اظہار ہے جو یہاں کے ہر احمدی سے ہونا چاہئے۔ کہتا ہے کہ (دین حق) سے عقیدت کی وجہ سے احمدی لوگ اللہ کے نام پر خون بہانے والے ہر آدمی کے خلاف ہیں۔

بہرحال اس کے علاوہ اس (بیت) کے ساتھ دو ملٹی پرپز (multi-purpose) ہال بھی ہیں جو عورتوں اور مردوں کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ (بیت) علاقے اور صوبے کے لوگوں کو (دین حق) کی حقیقی تصویر پیش کرنے والی ثابت ہو۔ اور ہم میں سے ہر احمدی جو یہاں اس علاقے میں رہنے والا ہے، یہ کوشش کرے کہ اس کا حق ادا کرنے والا بنے۔

جیسا کہ میں نے بتایا اس (بیت) کی تعمیر میں اکثر مدد تو مرکز کی طرف سے آئی تھی۔ جو ٹیکنیکل مدد ہے وہ بھی مرکز کی طرف سے ہی ہوئی اور چوہدری اعجاز صاحب ہمارے پرانے بزرگ انجینئر ہیں، انہوں نے بڑی محنت سے اس میں بہت سارے کام کروائے ہیں، بڑی تفصیل سے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ جہاں جہاں زائد خرچ ہوتے تھے وہاں کمیاں کیں، لیکن اُس کمی کی وجہ سے معیار پر کمپرومائز (compromise) نہیں کیا، کسی قسم کی کمی نہیں آنے دی۔ وہ بیمار بھی ہیں، ہفتہ میں ایک دو دفعہ شاید ڈائلیسز (Dialysis) بھی ہوتا ہے، گردے کی بیماری ہے لیکن بڑی ہمت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزا دے اور اُن کو صحت و تندرستی عطا فرمائے تا کہ آئندہ بھی وہ جماعت کے کام کرتے رہیں۔

غار حرا کے اشک

پیغامِ خدا پیغامِ ہدیٰ اب وادی وادی پہنچا ہے
اس ارض و سما کا ہر گوشہ اس نور سے کیسا چمکا ہے
جو غارِ حرا میں اشک بہے وہ موتی بن کر نکلے ہیں
سنگلاخ زمیں میں پھول کِھلے اور پتا پتا مہکا ہے
حق آیا ہے باطل بھاگا پھر نور ہے پھیلا دنیا میں
وہ کسریٰ ہو یا قیصر ہو بس خائب و خاسر ٹھہرا ہے
اک ہاتھ پہ تم سورج رکھو اک ہاتھ پہ بیشک چاند رکھو
ہر لالچ مولیٰ کی خاطر اس پاک وجود نے جھٹکا ہے
روحوں کو اس نے طاقت دی اور تقویٰ بھری راہیں کھولیں
اس الفت کا پنچھی دیکھو پھر ڈالی ڈالی چہکا ہے
اس دور میں ایک حسیں آیا جو نور وہیں سے لایا ہے
بہ فیضِ محمدؐ اس کا بھی بستی بستی میں چرچا ہے
اس کی تصدیق کی خاطر ہی سورج اور چاند ہیں گہنائے
بس ایسا پہلی بار ہوا کس آنکھ نے پہلے دیکھا ہے
جس نے بھی اس پہ ظلم کیا وہ پُرزہ پُرزہ تھا آخر
جس نے بھی اسے بے دین کہا وہ شخص صلیب پہ لٹکا ہے

ابن کریم

Nazam674

مرسلہ: مکرم عزیز احمد طاہر صاحب

انجائنا کی وجوہات، اسباب اور علاج

انجائنا کے موضوع پر علی ناصر زیدی کی کتاب پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ کتاب نہ صرف دلچسپ تھی بلکہ اسکے مطالعہ سے بہت سی مفید معلومات کا علم ہوا جن پر عمل پیرا ہو کر انجائنا کا مریض عام لوگوں کی طرح نارمل زندگی گزار سکتا ہے۔ زیر نظر مضمون میں علی ناصر زیدی کی اسی کتاب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس مضمون کا مطالعہ قارئین کے لئے نہ صرف دلچسپ بلکہ بے حد مفید بھی ثابت ہوگا۔

انجائنا کی تکلیف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ہمارے دل کو وقتی طور پر پورا خون اور آکسیجن نہیں ملتی۔ ہمارا دل ایک پمپ کی مانند کام کرتا ہے لیکن یہ پمپ اسی وقت ٹھیک کام کرتا ہے جب اسے ضرورت کے مطابق طاقت اور وہ سیال ملتا رہے جسے وہ پمپ کرتا ہے۔ جب دل کو ضرورت کے مطابق خون اور آکسیجن نہ ملے تو سینے میں گھٹن، اینٹھن اور بے چینی محسوس ہوتی رہتی ہے جسے انجائنا کہا جاتا ہے۔ مریض کیلئے یہ ایک قدرتی سگنل ہے کہ وہ کچھ دیر آرام کر لے تا کہ دل کو ضرورت کے مطابق خون مل جائے اور دل معمول کے مطابق کام کرنے لگے۔

انجائنا کی تکلیف کا عرصہ نہایت مختصر ہوتا ہے۔ صرف چند منٹ آرام کرنے سے انجائنا کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ اگر چلنے سے سینے میں درد یا تکلیف ہو تو مزید نہ چلیں بلکہ آرام کریں یا کسی جگہ کھڑے ہو جائیں یا کسی جگہ بیٹھ جائیں اس طرح وقفے وقفے سے چل کر اور آرام کرتے کرتے مختصر سفر پورا کیا جا سکتا ہے۔ خون کی روانی کو عارضی طور پر بحال کرنے اور انجائنا کی تکلیف دور کرنے کیلئے ڈاکٹر نائٹروگلیسرین (NITROGLYCERIN) کی گولی زبان کے نیچے رکھنے کیلئے دیتے ہیں۔ آرام کی حالت میں مریض کو انجائنا کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ یہ تکلیف عموماً جسمانی محنت، جذباتی کیفیت، ہیجان یا غصے کی کیفیت میں ہوتی ہے یعنی جب دل کی حرکت تیز ہو جائے اور دل کو زیادہ خون اور زیادہ آکسیجن درکار ہو البتہ انجائنا کی ایک ایسی بھی قسم ہے جو آرام اور سکون کی حالت میں بھی تکلیف دیتی ہے۔

انجائنا کے نتیجے میں ہر مریض میں درد کا احساس مختلف ہوتا ہے۔ بعض اپنے سینے میں بائیں طرف ایک قسم کی اٹک محسوس کرتے ہیں جیسا کہ بدہضمی کی کیفیت میں ہوتا ہے۔ بعضوں کو بھاری پن کی شکایت ہوتی ہے بعض مریض محسوس کرتے ہیں کہ جیسے اندر کسی نے گانٹھ لگا دی ہے اور سب کچھ بند ہو کر رہ گیا ہے۔ بعض مریض بازوؤں کے سن ہو جانے کی شکایت کریں گے بعض سینے میں ایک دبا ہوا درد، عجیب سی تکلیف یا انتہائی تھکن محسوس کریں گے۔ پھر سینے میں تکلیف کے پیدا ہونے کی جگہ یا تکلیف کی شدت بھی مختلف مریضوں میں مختلف ہوگی البتہ انجائنا کی تکلیف میں چند باتیں مشترک بھی ہیں یعنی انجائنا کی تکلیف بار بار ہوتی ہے۔ اگر وقفے وقفے سے محنت، مشقت یا جذبات کی شدت اور ہیجانی کیفیت کے نتیجہ میں پیدا ہو تو انجائنا کی تکلیف ہے اگر چند منٹ کے آرام سے تکلیف دور ہو جائے تو انجائنا کی تکلیف ہوگی۔

اسباب

جب دل تک خون لے جانے والی شریانوں کا قطر تنگ ہو جائے یا شریانوں میں کسی مادے کے پھنس جانے کی وجہ سے خون کی روانی کم یا بند ہو جائے تو اس کی وجہ سے جو بہت سی تکالیف پیدا ہوں، انجائنا ان میں سے ایک ہے۔ یہ شریانیں قلب تک خون کے ساتھ آکسیجن بھی لاتی ہیں۔ ہمارے دل کا بنیادی کام خون کو پمپ کر کے پورے جسم میں پہنچانا ہے اسی خون اور آکسیجن سے ہمارے جسم کے تمام اعضاء اور خلیوں کو طاقت اور زندگی ملتی ہے۔

قلب سے خون پمپ ہو کر جس پہلی شریان سے گزرتا ہے اسے اورطہ کہتے ہیں اس سے آگے شریانوں کی مختلف شاخیں ہو جاتی ہیں جو دوران خون برقرار رکھتی ہیں۔ یہ شریانیں ان شریانوں سے مختلف ہوتی ہیں جو خون کو دل تک لاتی ہیں خون کے اندر کچھ ٹھوس اجزاء جو خون کو گاڑھا پن عطا کرنے کیلئے ہوتے ہیں عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ اجزاء شریانوں کی اندرونی سطح پر چپکے رہتے ہیں۔ چپکنے کا یہ عمل پلاکس (PLAQUES) کہلاتا ہے اس کے نتیجے میں نہ صرف شریانوں کا قطر تنگ ہو جاتا ہے بلکہ شریانیں سخت بھی ہو جاتی ہیں اس طرح خون کی روانی میں دقت پیدا ہوتی ہے۔ بلاک کی وجہ سے جب شریانیں نصف سے بھی زیادہ تنگ ہو جاتی ہیں اور خون کی روانی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ انجائنا کی تکلیف اسی صورت حال کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے سخت محنت کرنے یا کسی ہیجانی یا جذباتی کیفیت کے نتیجہ میں دل کی دھڑکن بڑھتی ہے تو اسے زیادہ آکسیجن درکار ہوتی ہے جو شریانوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے اسے نہیں ملتی تو سینے میں گھٹن، اینٹھن یا درد محسوس ہوتی ہے۔ انجائنا کی یہ قسم STABLE EXERTIONAL ANGINA کہلاتی ہے اور آرام کرنے سے تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ شریانوں کی اس قسم کی خرابی کے نتیجہ میں کوئی شخص محض انجائنا کے مرض میں ہی مبتلا ہو بلکہ وہ دوسری تکالیف مثلاً ہارٹ اٹیک، دل کی تیز یا بے ترتیب دھڑکن کے مرض کا بھی شکار ہو سکتا ہے۔

اگر دل کی کوئی شریان تقریباً یا مکمل بند ہو جائے اور دل کے کسی ایک حصے میں بہت کم یا بالکل خون نہ پہنچے یعنی دل کو تیس منٹ یا اس سے زیادہ عرصے تک بہت کم یا بالکل آکسیجن نہ ملے تو ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے اس کے نتیجہ میں دل کا اتنا حصہ مر جاتا ہے۔ گویا انجائنا سے قلب کو مستقل نقصان نہیں پہنچتا لیکن ہارٹ اٹیک سے بچ جاتا ہے۔

امراض قلب کیوں پیدا ہوتے ہیں؟ اس سلسلے میں دنیا بھر میں تحقیقات کے باوجود بہت کچھ معلوم کرنا ابھی باقی ہے بعض لوگوں کا طرز زندگی، گھر کے مسائل ان کا مزاج اور افتاد طبع انہیں دل کا مریض بنا دیتا ہے۔ یہ عوامل ایسے لوگوں کے لئے ایک مستقل خطرہ بنے رہتے ہیں انہیں RISK FACTOR کہتے ہیں۔ تقریباً نصف لوگ ان عوامل کی بناء پر دل کے امراض کا شکار ہوتے ہیں۔ مثلاً ہائی بلڈ پریشر، تمباکو نوشی، خون میں کولیسٹرول کی زیادتی، مٹاپا، ذہنی دباؤ اور کشمکش حیات، مناسب علاج، مناسب خوراک اور اپنے معمولات اور طرز زندگی میں مناسب تبدیلیاں پیدا کر کے بڑی حد تک مرض سے بچا جا سکتا ہے۔ اپنے طرز زندگی میں جس قدر جلد اصلاح کر لیں گے اسی قدر امراض قلب اور دوسری بیماروں سے بچا جا سکتا ہے۔

انجائنا کا علاج

انجائنا کا کوئی قطعی علاج ممکن نہیں کیونکہ دواؤں کے ذریعہ نہ تو شریانوں کی سختی کو اور نہ ہی ان کے اندر چپکے ہوئے مادے کو دور کیا جا سکتا ہے البتہ آپریشن کے ذریعہ اس کا علاج ممکن ہے لیکن آپریشن کے بغیر مناسب علاج اور احتیاط سے اس تکلیف پر قابو پایا جا سکتا ہے اور انسان طبعی عمر کو پہنچ سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک تو زیادہ سے زیادہ خون کا بندوبست کیا جائے اور ساتھ ہی یہ کوشش بھی کی جائے کہ دل یہ چیزیں زیادہ طلب نہ کرے یعنی خون اور آکسیجن کی طلب اور رسد میں توازن پیدا کیا جائے۔ چنانچہ معالج ایسی دوائیں تجویز کرتے ہیں جن کے استعمال سے دل کو کم خون اور آکسیجن کی ضرورت پڑتی ہے ساتھ ہی خون کو پتلا رکھنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے تا کہ وہ تنگ اور سخت شریانوں میں سے آسانی سے گزر سکے۔

انجائنا کے مریض کو اپنی خون میں شکر اور کولیسٹرول کے تناسب کا جائزہ بھی لیتے رہنا چاہئے پیشاب اور خون میں شکر کی موجودگی کا پتہ لگانے کے لئے الگ الگ ایسی پٹریاں دستیاب ہیں جن کی مدد سے پیشاب میں شکر کی مقدار کا علم ہو سکتا ہے اور یہ جائزہ روزانہ لیا جا سکتا ہے۔ پٹری کو پیشاب میں بھگو کر نصف منٹ کے بعد اس کا رنگ اگر نہ بدلے تو شکر موجود نہیں اگر بدل جائے تو پٹریوں کی بوتل پر دیئے ہوئے پیمانے سے رنگ کا مقابلہ کر کے شکر کی فیصد موجودگی کا علم ہو سکتا ہے۔ خون میں شکر کی مقدار معلوم کرنے کے لئے انگلی سے ایک قطرہ خون لے کر گلوکومیٹر کی مدد سے معلوم کر سکتے ہیں۔ پیشاب یا خون میں شکر کی مقدار معلوم کرنے کے لئے ناشتے کے دو گھنٹے بعد کا وقت بہترین ہے۔

پیشاب میں شکر کی زیادتی کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جتنی کہ خون میں موجود شکر کو دی جاتی ہے۔ اگر آپ کے خون میں شکر کی مقدار زیادہ ہے تو معلوم کریں کہ کس غذا کے استعمال سے شکر کی زیادتی ہوئی اس غذا کو ترک کر دیں۔ آپ کا معالج آپ کے لئے غذاؤں کا چارٹ تیار کر سکتا ہے۔ ہر قسم کی مٹھاس کو ترک کر کے مصنوعی شکر کی گولیاں استعمال کریں۔ شوگر کے مریض میٹھی اور نشاستہ دار غذاؤں مثلاً آلو، چقندر، شکرقندی، میٹھی ترکاریوں سے اجتناب کریں۔ گندم کی روٹی کم مقدار میں استعمال کریں۔ بلکہ چنے کی روٹی مفید ثابت ہوتی ہے۔ کریلا ایک مفید سبزی ہے۔ جامن اور جامن کی گٹھلی کا سفوف اس مرض کیلئے مفید ہے۔ اس موذی مرض سے مریض کے گردوں، آنکھوں، دانتوں اور پیروں کی انگلیوں تک کو نقصان پہنچتا ہے۔ جسم اور پنڈلیوں میں درد اور اینٹھن کی شکایت رہتی ہے۔ زخم جلد مندمل نہیں ہوتا جسم گھلتا چلا جاتا ہے۔ یہ وضاحت اس لئے ضروری تھی کہ دل کا مریض اگر بلڈ پریشر اور ذیابیطس میں بھی مبتلا ہو تو دل کی تکالیف بڑھنے کا خطرہ رہتا ہے۔

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

خبریں

کوئٹہ، آئی جی ہاؤس کے قریب دھماکہ، 7 افراد جاں بحق 70 زخمی

کوئٹہ کے زرغون روڈ پر آئی جی پولیس کی سرکاری رہائش گاہ کے قریب خودکش حملہ اور شدید فائرنگ سے 4 پولیس اہلکاروں سمیت 7 افراد جاں بحق اور 12 پولیس اہلکاروں سمیت 70 افراد ہو گئے۔ پولیس کے مطابق آئی جی پولیس بلوچستان مشتاق سکھیرا اپنے دفتر سے رہائش گاہ جا رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے ایک گاڑی کے ذریعے ان کے قافلے کے قریب زور دار دھماکہ کیا، اس دوران شدید فائرنگ بھی کی گئی۔ دھماکے کے بعد دستی بم بھی پھینکے گئے۔ جاں بحق افراد کی لاشوں اور زخمیوں کو سول ہسپتال اور سی ایم ایچ منتقل کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق دھماکہ خودکش تھا۔

نواز شریف تیسری وزارت عظمیٰ کیلئے نامزد

مسلم لیگ (ن) نے عام انتخابات میں کامیابی کے بعد مرکز اور پنجاب میں حکومت بنانے کیلئے صلاح مشورے شروع کر دیئے۔ مسلم لیگ (ن) کا غیر رسمی مشاورتی اجلاس پارٹی سربراہ نواز شریف کی زیرصدارت رائیونڈ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں نواز شریف کو تیسری بار وزارت عظمیٰ کیلئے نامزد کر لیا گیا۔ اجلاس میں آزاد حیثیت سے کامیاب ہونے والے امیدواروں کو ساتھ چلنے کی دعوت دی اور پارلیمنٹ کا اجلاس فوری بلانے کا فیصلہ کیا گیا جبکہ لیگی رہنماؤں نے تجویز دی کہ شہباز شریف کو پنجاب کی وزارت علیاء ہی سنبھالنی چاہئے۔

قومی اسمبلی کی نشستوں پر سیاسی جماعتوں کی کامیابی

عام انتخابات 2013ء میں پاکستان مسلم لیگ (ن) نے 127 نشستوں کے ساتھ واضح اکثریت حاصل کر لی، پیپلز پارٹی 35 نشستوں کے ساتھ دوسرے اور پاکستان تحریک انصاف 33 نشستوں کے ساتھ تیسرے نمبر پر آ گئی ہے۔ جبکہ متحدہ قومی موومنٹ نے 17، جے یو آئی (ف) 10، جماعت اسلامی 3 اور آزاد امیدوار 24 نشستوں پر کامیاب رہے۔ مسلم لیگ ن نے پنجاب میں پیپلز پارٹی نے سندھ میں اور تحریک انصاف نے خیبر پختونخواہ میں عوامی نیشنل پارٹی کا صفایا کر دیا۔ پیپلز پارٹی اندرون سندھ اور کراچی اور حیدر آباد میں ایم کیو ایم کی برتری برقرار رہی۔ مسلم لیگ ن کے سربراہ میاں نواز شریف 2، تحریک انصاف کے چیئر مین عمران خان اور مولانا فضل الرحمٰن تین تین حلقوں سے کامیاب ہو گئے۔

ن لیگ پنجاب اسمبلی کی 204 نشستوں پر کامیاب

پاکستان مسلم لیگ (ن) نے پنجاب اسمبلی کی 204 نشستیں حاصل کر لی ہیں۔ اب وہ صوبے میں اکیلی حکمرانی کر سکے گی۔ تحریک انصاف 20، پی پی 6، ق لیگ 7 اور 41 آزاد امیدوار کامیاب ہوئے۔ غیر سرکاری اور غیر حتمی نتائج کے مطابق مسلم لیگ (ن) کے امیدوار 125 حلقوں میں انتخاب جیت گئے ہیں۔

بس میں گیس سلنڈر پھٹنے سے 15 مسافر جاں بحق

شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں بس میں گیس سلنڈر پھٹنے سے 15 افراد جاں بحق اور 9 زخمی ہو گئے۔ نجی ٹی وی کے مطابق سیکیورٹی فورسز کی کھجوری چیک پوسٹ کے قریب مسافر بس جیسے ہی پہنچی گیس سلنڈر اچانک پھٹا اور دھماکے سے بس میں آگ لگ گئی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14 مئی

طلوع فجر	3:43
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:59

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا
میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

تمباکو نوشی سے نجات
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے سگریٹ اور نسوار سے نجات ممکن ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

UNIVERSAL ENTERPRISES
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products
HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late
universalenterprises1@hotmail.com

داؤد آٹوز
Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

فاران ریسٹورنٹ
نہایت عمدہ ماحول اور لذیذ کھانوں کا مرکز
چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن تکہ، چکن پیس، چپل کباب شامی کباب، سیخ کباب، بون لیس فش اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہیں۔
عصر کے بعد پکوڑے، سینڈوچ، چکن پکوڑا اور چائے کا بھی انتظام ہے۔
☆ سپیشل پیکج ☆ فی کس کھانا صرف 100 روپے میں دستیاب ہے۔ جس میں دال، سبزی کٹلس اور چکن قورمہ شامل ہوگا۔
اوقات: شام 5 بجے تا 10:30 بجے رات
فاران ریسٹورنٹ مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ دارالرحمت غربی ربوہ
فون: 0476213653 موبائل: 0333-9790392

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ رقبہ 15 مرلے برائے فروخت ہے
پانی بجلی گیس کی سہولت موجود ہے
دارالعلوم شرقی بالمقابل بیت الاحد ربوہ
رابطہ: 0341-6677107,0333-7212717

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

FR-10